الفضل
THE DAILY ALFAZL, QADIAN
ایڈیٹر غلام نبی
قادیان دارالامان
یوم جمعہ
جلد ۲۸ | ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۵۹ھ | ۳۱ ماہ ہجرت ۱۳۱۹ہش | ۳۱ مئی سنہ ۱۹۴۰ء | نمبر ۱۲۴

بعض افسروں کی طرف سے جماعت احمدیہ کی توہین کے ازالہ کا طریق

جنگ کے متعلق ہر روز زیادہ سے زیادہ وحشت ناک خبریں سننے میں آرہی ہیں۔ اتحادی افواج کی پوزیشن بلجیم اور شمالی فرانس میں پہلے ہی خطرات سے خالی نہ تھی۔ کہ شاہ بلجیم کی کمزوری نے اسے اور بھی خراب بنا دیا۔ اور برطانیہ و فرانس کی مشکلات میں بہت سا اضافہ کر دیا ہے۔ گو ان دونوں ملکوں کی حکومتیں پُر امید ہیں۔ اور پورے حوصلہ و ہمت سے کام لے رہی ہیں۔ لیکن حالات اس سُرعت کے ساتھ تبدیل ہو رہے ہیں کہ نہیں کہا جاسکتا۔ کیا ہوگا۔ اور حالات کی یہ خرابی ہر محب وطن۔ ہر شیدائی امن وامان ہر دردمند انسانیت اور ہر خیر خواہ آزادی کی ذمہ واریوں میں اضافہ کر رہی ہے۔ اور اس سے تقاضا کرتی ہے کہ اس خونی کھیل میں اپنا مناسب حصہ ادا کرے۔ اور جس رنگ میں بھی ممکن ہو مظلومین کی حمایت اور حریت و آزادی کی تائید کرے۔

برطانوی حکومت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات مبارک واضح ہیں۔ اور آپ کے بعد آپ کے خلفاء کے خیالات اور طریق عمل بھی احباب جماعت کے سامنے ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کا ہر فرد صدقِ دل سے حکومتِ برطانیہ کا ہمدرد و خیر خواہ۔ اس کے قیام و استحکام کا خواہاں اور اس کے دشمنوں کی ناکامی و نامرادی کا متمنی رہا ہے۔ لیکن ۳۴ء لغایت ۳۶ء میں حکومت کے بعض افسروں نے جماعت کے ساتھ جو شدید ناانصافیاں روا رکھیں۔ اور طرح طرح کے حیلوں بہانوں سے اسے جس طرح تباہ کرنے اور احباب جماعت کو پریشان کرنے کی کوششیں کیں۔ ان کے نتیجہ میں طبعاً بعض ایسے اصحاب بھی ہیں۔ جو انقباضِ طبع کے باعث حکومت برطانیہ کے ساتھ اس دلی لگاؤ۔ اور موانست میں کمی محسوس کرتے ہیں۔ جو اس سے قبل تھی۔ اور اپنے قلوب میں اس کی حمایت و تائید کا وہ حقیقی جوش اور ولولہ نہیں پاتے۔ جو ہمیشہ جماعت احمدیہ کا طرۂ امتیاز رہا ہے۔ اور اس لئے گو وہ اپنے مذہبی عقائد کے رُو سے حکومت کے لئے کسی قسم کی مشکل پیدا کرنا یا دستِ تعاون کھینچ لینا تو جائز نہیں سمجھتے۔ اور عام رنگ میں اس کی مدد سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ لیکن پھر بھی ان کے قلوب میں وہ بشاشت نہیں پائی جاتی جو مخلصانہ امداد کے لئے ضروری ہے وہ مذہبی احکام کی وجہ سے مجبور تو بے شک ہیں۔ مگر ان کے دل میں انتقامی جذبات موجود ہیں۔ اور باریک در باریک کونوں میں برطانیہ کو تنبیہ ہونے کی خواہش بھی پائی جاتی ہے۔

ایسے تمام اصحاب کی آگاہی کے لئے ہم اس امر کی وضاحت کر دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ غیرت ایمان کا ایک لازمی جزو ہے۔ اور جو قوم مذہبی توہین کی یاد اور اس کے ازالہ کے خیالات کو فراموش کر دیتی ہے۔ وہ کبھی ترقی کی امید نہیں رکھ سکتی۔ اس لئے اگر بعض سرکاری افسروں کی بعض حرکات کی تلخ یاد ان کے دل میں پائی جاتی ہے۔ اور وہ اس کے انتقام کے خیالات کو دل سے نہیں نکال سکے۔ تو یہ زندگی کی علامت ہے۔ اور بہت مبارک ہے۔ لیکن اس سلسلہ میں دو باتیں قابل غور ہیں۔ اول یہ کہ ان حرکات کی حکومت برطانیہ پر براہ راست کوئی ذمہ واری نہیں عائد کی جاسکتی۔ کیونکہ وہ بعض کم فہم افسروں کی ذاتی عداوت تک ہی محدود تھیں۔ لیکن اگر یہ نہ بھی ہو۔ تو بھی ہمیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہم ایک منظم جماعت ہیں۔ اور ایک امام کے ماتحت اور اس کے پیچھے چلنے کے دعویدار ہیں ہمارے لئے کسی سے صلح یا جنگ انفرادی حیثیت سے قطعاً جائز نہیں بلکہ الامام جنة یقاتل من ورائه کے ارشاد نبوی کے مطابق ہمیں جو کچھ کرنا چاہیئے۔ اپنے واجب الاطاعت امام کے پیچھے ہو کر کرنا چاہیئے۔ اور اس وجہ سے ہمارا یہ انتقام بھی اسی رنگ میں ہونا چاہیئے۔ جس رنگ میں ہمارا امام تجویز فرمائے۔

اکتوبر ۳۴ء میں جب قادیان میں محض جماعت احمدیہ کو مرعوب کرنے اور کچلنے کے لئے احرار کا جلسہ کرایا گیا۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو خواہ مخواہ پنجاب کریمنل لاء امنڈمنٹ ایکٹ کے ماتحت نوٹس دے کر تمام جماعت کی شدید ترین توہین کر کے ہر احمدی کے قلب کو شدید طور پر مجروح کیا گیا۔ تو حضور نے ۱۹ اکتوبر بروز جمعہ ایک خطبہ ارشاد فرمایا۔ جس میں فرمایا:۔

"حکومت نے ہمارے سلسلہ کی سخت ہتک کی ہے۔ ایسی ہتک کہ جس وقت تک ہم اس کا ازالہ نہ کرلیں ہم صبر سے کام نہیں لے سکتے

لیکن ہمارے ذرائع قانون کے اندر ہوں گے۔ ہمارے ذرائع محبت اور پیار کے ہوں گے۔ مجھے اس وقت ایک قصہ یاد آگیا۔ انگریزی تواریخ میں لکھا ہے کہ ایک انگریز افسر نے اپنی فوج کے ایک سپاہی کو گالی دی۔ وہ سپاہی گالی سنکر خاموش ہو گیا۔ کچھ دنوں کے بعد اس افسر پر ایک جنگ کے موقعہ پر حکام بالا کی طرف سے اعتراض کیا گیا۔ کہ فلاں مورچہ تم فتح کر سکتے تھے۔ مگر تم نے نہیں کیا۔ جواب دو کہ اس کی کیا وجہ ہے وہ افسر چونکہ جانتا تھا۔ کہ اس مورچہ کو فتح کرنے میں بہت سی جانوں کو قربان کرنا پڑیگا اس لئے اس نے تمام سپاہیوں کو اکٹھا کیا۔ اور کہا دیکھو سرکار کا حکم آیا ہے کہ فلاں مورچہ کو فتح کیا جائے۔ آپ لوگ محب وطن ہیں آپ سے توقع کی جاتی ہے۔ کہ اس وقت حکومت کی مدد کرینگے اور چونکہ یقینی طور پر جانیں ضائع ہونے کا خطرہ ہے۔ اس لئے دس آدمی مجھے ایسے چاہئیں۔ کہ جو اپنی جانوں کو قربان کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اس پر دس کھڑے ہو گئے اور انہوں نے اپنے نام لکھا دیئے پھر اس نے کہا اب مجھے ایک اور آدمی چاہیئے۔ جسے ان دس آدمیوں سے بھی زیادہ اہم کام سپرد کیا جائے گا۔ اور وہ کام ان کی لیڈری کرنا ہے۔ اس کے متعلق ننانوے فی صدی بلکہ سو فی صدی یہی احتمال ہے۔ کہ وہ موت کے مونہہ میں جا رہا ہے تم میں سے جو شخص اس قربانی کے لئے تیار ہو۔ وہ اپنے آپ کو پیش کرے۔ یہ سنکر وہی سپاہی جسے افسر نے گالی دی تھی۔ کھڑا ہوا اور اس نے اپنے آپ کو پیش کر دیا۔ افسر نے اسے بھیجا اور جب وہ مورچہ کیطرف بڑھا تو چاروں طرف سے گولیاں برس رہی تھیں۔ مگر خدا تعالیٰ کی قدرت کہ اس نے مورچہ کو فتح کر لیا۔ اور اسے کوئی گولی نہ لگی۔ جب وہ صحیح سلامت

کامیاب ہو کر واپس پہونچا۔ تو افسر آگے بڑھا اور اس نے مصافحہ کرنا چاہا۔ اس پر سپاہی نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ اور کہا یہ میں نے اس دن کی گالی کا بدلہ لیا ہے۔ ورنہ میں تجھے اس قابل نہیں سمجھتا۔ کہ تجھ سے مصافحہ کروں۔ ہمارا بدلہ بھی انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔ ہم انہیں بتا دینگے کہ جو الزام وہ ہم پر لگاتے ہیں وہ جھوٹا ہے۔ ہم انہیں بتا دینگے۔ کہ ہم ملک معظم کے ان لوگوں سے بہت زیادہ وفادار ہیں جو ہزاروں روپیہ تنخواہ لیتے ہیں . . . آئندہ بھی حسب موقعہ ایسے کام ہم کر کے دکھا دیں گے۔ جن سے ثابت ہو گا کہ ہم ملک معظم اور حکومت اور وطن کے ان ہزاروں روپیہ تنخواہ لینے والوں سے جو روپیہ لے کر کام کرتے اور پھر خطابات کے لئے اپنی جھولی ملک معظم کی حکومت کے آگے پھیلاتے ہیں زیادہ خیر خواہ اور ان کے لئے زیادہ قربانی کرنے والے ہیں"۔ (الفضل ۲۲ اکتوبر ۱۹۳۴ء)

پس جو لوگ اپنے قلوب میں گزشتہ واقعات کی کھٹک پاتے ہیں۔ انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہمارے امام نے اس انتقام کا یہ طریق فرمایا ہے۔ اور اس کے سوا کوئی طریق اختیار کرنا تو الگ رہا۔ اس کا خیال بھی دل میں لانا قطعاً جائز نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی کسی خاص مصلحت نے ہمارے لئے بھی اس توہین کے ازالہ کا موقعہ بہت جلد پیدا کر دیا ہے۔ اور اب ہر احمدی سے امید کی جاتی ہے۔ کہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھائے۔ اور حکومت ملک معظم اور وطن کے ساتھ اپنی غیر معمولی وفاداری اور محبت کا عملی ثبوت پیش کر کے ان افسروں کے خیالات غلط ثابت کر دے۔ جو یہ کہہ کر جماعت کی ہتک کرنا چاہتے تھے۔ کہ یہ جماعت حکومت کے خلاف ہے اور اس سے قانون شکنی کے خطرات ہیں:

قادیان ۲۹ ہجرت ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے ثم الحمد للہ

حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بھی خدا کے فضل سے اب کسی قدر رو باصلاح ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

حرم رابع حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت آج بوجہ بخار ناساز رہی۔ صحت کے لئے دعا کی جائے:

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ میں بھی خیر و عافیت ہے:

تحریک جدید کا چندہ آج ہی اپنے مقامی ڈاکخانہ میں دیدیں

تحریک جدید سال ششم کے "جہاد کبیر" میں حصہ لینے والے ہر دوست کو پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ اس کا وعدہ ۳۱ مئی تک سو فیصدی پورا ہو جائے۔ جو دوست اپنے مقامی ڈاکخانہ میں ۳۱ مئی کو رقم دیدینگے اس کی وصولی خواہ مرکز میں کسی تاریخ کو ہو۔ وہ ۳۱ مئی کے اندر سمجھی جائیگی۔ اور ۳۱ مئی کے بعد ایسے تمام احباب کی فہرست حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کی جائیگی۔ اگر آپ نے ابھی تک وعدہ سو فی صدی پورا نہیں کیا تو آج ہی منی آرڈر یا بیمہ اپنے ڈاکخانہ میں دیدیں۔ تا آپکا نام حضور کی خدمت بابرکت میں دعا کے لئے پیش ہو سکے:

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

درخواست ہائے دعا

(۱) نجم النساء صاحبہ پاکپٹن بعارضہ تپ محرقہ بیمار ہیں۔ (۲) میاں محمد عبد اللہ صاحب آڑھتی کھاریاں سخت بیمار ہیں (۳) خواجہ محمد امین صاحب دوکاندار قادیان کی ہمشیرہ بیمار ہے (۴) عبد الوحید خانصاحب کوئٹہ کا بھتیجا نعیم احمد بیمار ہے (۵) منشی کظیم الرحمٰن صاحب قادیان کی لڑکی شیخ محمد احمد صاحب وکیل کپورتھلہ کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں (۶) میاں عبد الکریم صاحب ننگل باغباناں بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے (۷) مستری محمد حسین صاحب لاہور کا لڑکا بعارضہ نمونیہ اور

اعلان تعطیل

چونکہ ۳۰ ماہ ہجرت کو یوم عمل منایا جائے گا۔ جس میں تمام مقامی اداروں کے کارکن شامل ہوں گے۔ اور الفضل کا عملہ بھی اس کام میں شریک ہوگا۔ اس لئے یکم ماہ احسان کا الفضل شائع نہیں ہوگا۔ منیجر

وفاتِ مسیح کا عقیدہ اور عام مسلمان

(۱)

ایک زمانہ تھا۔ جبکہ مخالفین احمدیت کے نزدیک وفاتِ مسیح علیہ السلام کا عقیدہ نہایت سنگین جرم تھا۔ چنانچہ بعض عاقبت نا اندیش ملاؤں نے اس بنا پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکفیر و تفسیق ضروری سمجھی۔ نہ صرف قیل و قال یا تقریر و تحریر کے ذریعہ بلکہ عملاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ اور آپ کے خدام کو ایسی ایسی اذیتیں پہنچائی گئیں۔ اور ان پر ایسے ایسے مظالم روا رکھے گئے کہ جنہیں دیکھ کر عدل و انصاف نے اپنا سر پیٹ لیا۔ ان مولویوں کے دماغوں میں حیاتِ مسیح کا ایسا سودا سمایا ہوا تھا کہ وہ تمام انبیاء علیہم السلام کی وفات کے قائل تھے۔ بلکہ ایک ایک نبی کا نام لے کر اس کی وفات کا اعلان کرتے۔ مگر جونہی احمدیہ جماعت کی طرف سے وفاتِ مسیح کی آواز بلند ہوتی۔ فوراً غصہ سے بھر جاتے۔ اور جو منہ میں آتا۔ کہتے ۔

(۲)

آہستہ آہستہ حالات میں تغیر آنا شروع ہوا۔ وہی مولوی جو حیاتِ مسیح کا مسئلہ طے شدہ خیال کرتے تھے۔ اور اس بحث کا نام تک لینا گناہ سمجھتے تھے۔ انہوں نے جب دیکھا۔ کہ احمدیت کا زور بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ جس کے ساتھ ہی ساتھ وفاتِ مسیح کا عقیدہ سرعت کے ساتھ پھیلنے لگا ہے۔ اور اس وجہ سے ان کے یارانِ طریقت کی حالت دگرگوں ہو رہی ہے۔ تو پھر درویش بر جانِ درویش مباحثات و مناظرات کے لئے احمدیوں کو چیلنج دینے لگے۔ جسے فوراً قبول کر لیا جاتا۔ جابجا مناظرے ہوئے۔ جن میں احمدیہ جماعت نے قرآن کریم، احادیث صحیحہ اور اقوالِ بزرگان کی رُو سے بوضاحت تمام مسیح علیہ السلام کی وفات ثابت کر دی نیز تمام دلائل کے ذریعہ اپنے عقیدہ کی صحت بپایۂ ثبوت پہنچا دی۔ چونکہ مولویوں کے پاس کوئی ٹھوس برہان نہ تھی۔ اس لئے بہت جلد میدان چھوڑ گئے۔ اور کہا تو یہ کہ مسیح علیہ السلام کی حیات و ممات کا ہمارے عقائد کے ساتھ کوئی تعلق نہیں وہ مُردہ ہوں یا زندہ۔ ہمیں کیا؟

(۳)

چونکہ مولویوں کا یہ طریق ان کے خوش اعتقادوں کے لئے سخت حیران کن تھا اس لئے انہوں نے اصرار کیا۔ کہ صاف صاف الفاظ میں اصلیت کا اظہار کیا جائے۔ وفات و حیاتِ مسیح علیہ السلام کا مسئلہ اگر ایسا ہی غیر ضروری اور معمولی تھا۔ تو اس کی بناء پر احمدیوں کی تکفیر کا فتوےٰ کیوں دیا گیا اور آج جب کہ میدانِ مقابلہ میں تاب مقاومت نہ رہی۔ تو اس سوال کو اس قدر معمولی بنا دیا۔ کہ گویا اس کی اہلِ اسلام کو کچھ ضرورت ہی نہیں۔ آخر انہیں لکھنا پڑا۔ کہ بروئے دلائل صحیحہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام بلا شبہ وفات پا چکے ہیں۔ چنانچہ خواجہ حسن نظامی دہلوی کا مندرجہ ذیل اعلان قارئین کی دلچسپی کا موجب ہوگا۔ آپ لکھتے ہیں:-

"بعض لوگ کہتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ چوتھے آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ قرآن مجید سے تو یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ کو قتل نہیں کیا گیا۔ اور نہ صلیب دی گئی مگر یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ وہ زندہ آسمان پر اٹھائے گئے۔ اور اب تک زندہ ہیں بلکہ قرآن مجید میں یہ ہے۔ کہ اے عیسیٰ ہم تم کو وفات دیں گے۔ پھر اپنے پاس تمہارا درجہ بلند کریں گے۔ یا اپنے پاس اٹھا لیں گے۔ مگر پہلے وفات کا لفظ ہے جس کے معنے مرنے کے ہیں۔"
(منادی مجریہ ۱۸ ستمبر ۱۹۳۶ء صفحہ ۱۶)

(۴)

جیسا کہ اوپر اشارہ کیا جا چکا ہے آج کل غیر احمدی علماء نے یہ کہنا شروع کیا ہے۔ کہ اس مسئلہ کے ساتھ ان کے دین و دُنیا کے کام وابستہ نہیں ہیں اور انہیں حضرت سرکارِ مدینہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی ذات کافی ہے۔ مگر سوال تو یہ ہے۔ کہ سرکارِ دو جہان حضرت محمد صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی ذات سے کیا مراد ہے؟ آپ کی احادیث میں۔ تواتر وفاتِ مسیح علیہ السلام کا بیان آیا ہے۔ پھر آپ جو کتاب لائے۔ یعنی قرآن مجید اس میں اس مسئلہ پر سیر کُن بحث موجود ہے۔ آپ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے وفاتِ مسیح علیہ السلام پر اجماع فرمایا ہے دیگر بزرگانِ سلف حسب ضرورت اس مسئلہ پر روشنی ڈالتے چلے آئے ہیں مگر پھر بھی بقول غیر احمدیان یہ مسئلہ ایسا ہے۔ کہ اسے ہمارے دین و دُنیا کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ اس کے باوجود ان کا یہ کہنا۔ کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم پر ایمان رکھتے ہیں۔ کس قدر مضحکہ خیز ہے۔ اس "بے سود اور غیر متعلق" مسئلہ کو قرآن کریم آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم۔ اور دیگر بزرگانِ ملت خواہ مخواہ بیان کرتے چلے آئے ہیں۔ حاشا و کلّا۔ اصل بات یہی ہے کہ قرآن کریم۔ یا آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے کوئی ایسی بات بیان نہیں فرمائی۔ جس کی ہمیں ضرورت نہ تھی۔ ورنہ خدا اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم پر خطرناک الزام عائد ہوگا۔

(۵)

بلی کو دیکھ کر کبوتر کا آنکھیں بند کر لینا اسے کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔ ٹھیک اسی طرح وہ مسلمان جنہوں نے عقیدہ حیاتِ مسیح کی ترویج و اشاعت کے بعد اب یہ کہنا شروع کیا ہے۔ کہ اس خیال کا ان کے دین سے کوئی تعلق نہیں۔ وہ کبوتر کی طرح آنکھیں میچ رہے ہیں۔ حالانکہ حیاتِ مسیح کا عقیدہ وہ شگاف ہے جس کے رستہ عیسائیت قلعۂ اسلام میں در آئی ہے۔ مسیح ناصری کو زندہ اور حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو وفات یافتہ تسلیم کرنا ایسی خطرناک غلطی ہے۔ کہ جس نے عیسائیوں کو بہت مدد دی ہے۔ قرآن کریم بھی فرماتا ہے۔ ما یستوی الاحیاء ولا الاموات۔ زندے اور مُردے برابر نہیں ہوتے۔ اور عیسائیوں نے اسی اصل کے ماتحت مسلمانوں پر حملہ کر کے انہیں عیسائی بنا لیا ہے۔ لیکن نادان خیال کرتے ہیں۔ کہ اس مسئلہ کا ہمارے دین و دُنیا کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

کاش وہ سمجھیں۔ اور زور و شور کے ساتھ وفاتِ مسیح علیہ السلام کی اشاعت میں مصروف ہو جائیں۔ اگر وہ ایسا کریں۔ تو انہیں بخوبی معلوم ہو جائے کہ اس حربہ کے استعمال سے عیسائیت بمقابلہ اسلام یک بیک چاروں شانے چت گر جاتی ہے۔

"سالم"

موجودہ جنگ کے خطرات میں

لنڈن سے سیرالیون تک ایک احمدی مبلغ کا سفر

ایک مدت سے دنیا لڑائی کی آفت اور مصیبت کا گھبراہٹ اور خوف سے انتظار کر رہی تھی۔ کسی ملک میں دعائیں کی جاتی تھیں۔ کہ خدا اس مصیبت اور تباہی سے دنیا کو بچالے۔ اور کہیں دھوم دھام اور جوش سے نہ صرف لڑائی کے لئے پوری تیاریاں کی جا رہی تھیں۔ بلکہ وقتاً فوقتاً کمزور ہمسایہ قوموں کو دھمکی اور طاقت کے ذریعہ دبایا جا رہا تھا۔ اور اس طرح تمام دنیا کو ایک بلائے بے درماں میں پھنسانے کی کوشش کی جا رہی تھی۔ آخر وہ وقت آن پہونچا جبکہ دنیا کو انسانی خون کے ساتھ ہولی کھیلنے کے لئے مجبور ہونا پڑا۔ اور جو تقریباً آٹھ نو ماہ سے جاری ہے۔

عیسائی اقوام کی جنگ کی پیشگوئی

اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے۔ بلکہ اس کی کامل شریعت نہ صرف اعلےٰ ترین تعلیم اور مقصد حیات انسانی کے لئے تمام ضروریات اور قوانین اپنے اندر لئے ہوئے ہے بلکہ وہ مختلف زمانوں میں مختلف قسم کے پیدا ہونیوالے حالات اور رونما ہونیوالے واقعات کا بھی پیشگوئیوں کے رنگ میں ذکر کرتا ہے جن میں سے اکثر پوری ہو چکی ہیں۔ بعض ہو رہی ہیں۔ اور بعض آئندہ ہونیوالی ہیں۔ ان عیسائی قوموں کے متعلق بھی جنہوں نے نہ تو حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو قبول کیا۔ اور نہ باوجود عیسائی کہلانے کے حضرت مسیح علیہ السلام کی تعلیم پر حقیقی طور پر قائم رہے۔ قرآن کریم میں ایک پیشگوئی موجود ہے۔ جو نہ صرف آج پوری ہو رہی ہے بلکہ تقریباً نزول قرآن کریم کے وقت سے ہی پوری ہوتی چلی آ رہی ہے۔ اللہ تعالےٰ سورہ مائدہ میں فرماتا ہے۔ ومن الذین قالوا انا نصاریٰ اخذنا میثاقھم فنسوا حظاً مما ذکروا بہ فاغرینا بینھم العداوۃ والبغضاء الیٰ یوم القیامۃ وسوف ینبئھم اللہ بما کانوا یصنعون کہ وہ لوگ جو عیسائی ہونے کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ ہم نے ان سے پختہ عہد لیا۔ جبکہ ان کو نصیحت کی گئی تھی۔ مگر انہوں نے اس عہد کا بڑا حصہ بھلا دیا۔ جس کے نتیجہ میں ہم نے ان کے درمیان عداوت اور بغض پھیلا دیا۔ جو قیامت تک رہے گا۔ اور عنقریب وہ وقت آنے والا ہے۔ جبکہ اللہ ان پر انکی غلطی واضح کر دیگا۔ اور ان کو معلوم ہو جائیگا کہ ہم نے یہ جو دنیا میں لڑائیوں کے ذریعے فتنہ وفساد برپا کر رکھا ہے۔ یہ بجائے امن اور ہمارے درمیان فیصلہ کرنے کے تباہی کا موجب ہو رہا ہے۔ اور کہ دنیا میں امن قائم رکھنے اور حقیقی طور پر قوموں میں محبت و برادری کے قیام کا وہی ذریعہ ہے جو اسلام نے پیش کیا ہے۔

قرآن کریم کی یہ زبردست پیشگوئی عام طور پر تو ہمیشہ سے پوری ہوتی چلی آئی ہے۔ اور خاص طور پر گذشتہ جنگ عظیم میں بھی پوری ہوئی۔ مگر نمایاں طور پر موجودہ جنگ میں پوری ہو رہی ہے جبکہ دنیا کی بڑی بڑی عیسائی قومیں آپس میں برسرپیکار ہیں۔ نسوا حظاً مما ذکروا بہ کا اس سے بڑھ کر کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ کہ یہ لوگ جس کتاب کو الہامی اور مقدس مانتے ہیں وہی ان کو پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ Love thy enemies اپنے دشمنوں سے محبت کرو اور Love thy neighbours اور اپنے ہمسائیوں سے بھی ہمیشہ محبت اور نرمی کا سلوک کرو۔ افسوس آج ان احکام کے خلاف کیا جا رہا ہے۔

دنیا میں امن کس طرح قائم ہو سکتا ہے

گو ہماری ہمیشہ یہی دعا ہے کہ خدا تعالےٰ اتحادیوں کو فتح دے۔ عملی طور پر بھی ہماری جماعت اتحادیوں کی مدد کر رہی ہے لیکن حقیقت جس کو ہم کئی دفعہ واضح کر چکے ہیں۔ یہی ہے کہ جس مقصد اور غرض کے لئے اتحادی لڑ رہے ہیں۔ وہ کامل طور پر تبھی حاصل ہو سکتی ہے۔ جب دنیا کی تمام قومیں آپس میں باہمی تعلقات کے بارے میں اسلام کے پیشکردہ اصول پر عمل کریں۔ اسی طرف قرآن کریم کی یہ آیت اشارہ کرتی ہے۔ یا اھل الکتاب قد جاءکم رسولنا یبین لکم کثیراً مما کنتم تخفون من الکتاب . . . . قد جاءکم من اللہ نور وکتاب مبین یھدی بہ اللہ من اتبع رضوانہ سبل السلام کہ اے اہل کتاب تمہارے پاس خدا کا رسول آگیا ہے۔ جو تمہارے لئے اس نصیحت کو جو تم بھول گئے ہو۔ واضح طور پر بیان کرتا ہے ضرور تمہارے پاس رسول اور کھلی کھلی نورانی تعلیم آگئی ہے۔ اللہ اس کے ذریعہ ہر اس قوم کو جو دنیا میں امن وصلح چاہتی ہے۔ ہدایت اور آپس میں امن سے رہنے کا حقیقی طریق بتائے گا۔

اس آیت میں صراحتاً اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ اب دنیا میں امن وصلح اور باہمی اچھے تعلقات کو مضبوط ومحفوظ رکھنے کا یہی طریق ہے۔ کہ بین الاقوامی امور کے متعلق اسلامی اصول کی پابندی کی جائے۔ کاش آج لڑنے والی قومیں اسلام کی تعلیم کی طرف توجہ کریں۔ اور اس پر عمل کرکے دنیا کو ہلاکت سے بچالیں۔

لنڈن میں رہائش اور روانگی

دسمبر ۱۹۳۸ء میں میں بحکم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بلاد عربیہ سے لنڈن آیا۔ اور ۲۴ فروری تک وہاں میرا قیام رہا۔ اس عرصے میں علاوہ انگریزی کی تعلیم حاصل کرنے کے تبلیغ بھی کرتا رہا۔ مکرمی میر عبد السلام صاحب کی معیت میں بعض دفعہ ہائیڈ پارک میں لیکچر دیئے۔ اور مکرمی مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد لنڈن کا بھی جو اپنے سلوک محبت اور میری ہر طرح سے مدد کرتے رہنے میں یقیناً شکریہ کے مستحق ہیں مشن کے کاموں میں ہاتھ بٹاتا رہا۔ تھائی دسمبر میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے حکم موصول ہوا کہ میں جس قدر جلد ہو سکے سیرالیون پہنچ جاؤں لڑائی شروع ہو جانے کی وجہ سے سفر کا انتظام کرنے میں بہت سی مشکلات پیش آتی رہیں۔ اور اس طرح باوجود انتہائی کوشش کے فروری ۱۹۴۰ء تک جہاز نہ مل سکا۔ آخر مکرمی مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ انچارج مغربی افریقہ کی مدد اور کچھ ہماری کوششوں سے سفر کا انتظام ہو گیا۔ اور میں فروری ۱۹۴۰ء کو لورپول سے فری ٹاؤن کے لئے جہاز پر سوار ہوا۔

لڑائی کے دنوں میں سفر کی کیفیت

لڑائی کے دنوں میں سفر کی خواہ وہ بری ہو یا بحری کچھ عجیب سی کیفیت ہو چکی ہے۔ اور اس کو وہی لوگ محسوس کر سکتے ہیں جنکو امن اور موجودہ لڑائی ہر دو وقتوں میں سفر کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ لڑائی نے یورپ اور خصوصاً انگلینڈ میں زندگی کا رنگ ہی بدل دیا ہے سفر خواہ چھوٹا ہو یا بڑا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انسان سفر نہیں کر رہا۔ بلکہ عام سپاہیوں اور فوجیوں کی طرح لڑائی کے میدان میں دشمن کا مقابلہ کر رہا ہے۔ دوران سفر میں تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد افسران کیطرف سے مسافروں کو حالات کے مطابق نئی نئی ہدایات ملتی رہتی ہیں۔ اور حتی الامکان ایسی احتیاطیں کی اور کرائی جاتی ہیں جو بدا قعانہ حملے اور اپنے بچاؤ کے لئے ضروری ہوں۔ انگلینڈ کی ریل گاڑیوں میں خصوصاً لمبے سفر کی ٹرینوں میں ہر جگہ مختلف قسم کے پوسٹرز لگے ہوتے ہیں جن میں ہر قسم کی اطلاعات و ہدایات موجود ہوتی ہیں مختلف قسم کے حوادث کے امکان کا لحاظ رکھ کر مختصر طور پر بتایا ہوتا ہے کہ کیا کرنا ہے۔

میں ۲۴ فروری کو صبح کی گاڑی سے لورپول کے لئے سوار ہوا جہاں سے ایک جہاز جس کا نام ظاہر کرنے سے خاص طور پر منع کر دیا تھا۔ اسی روز شام کو فری ٹاؤن کے لئے سوار ہو گیا۔ جہاز پر سوار ہونے سے قبل ہماری راشن بک جو انگلینڈ میں ہر ایک شخص کو دی جاتی ہے۔ اور جس کے ذریعے گورنمنٹ کی راشننگ سکیم کے ماتحت ہر ایک کو حسب ضرورت کھانا مہیا کیا جاتا ہے گیس ماسک اور Identity card ہم سے بوجہ عدم ضرورت واپس لے لئے گئے۔ جہاز پر دس پونڈ سے زیادہ کسی کو بھی ساتھ لے جانے کی اجازت نہ تھی۔ سوائے اسکے کہ خاص طور پر درخواست دیکر اجازت حاصل کی جائے۔ جہاز رات کے نو بجے کے قریب پلیٹ فارم سے علیحدہ ہو کر ایک جگہ سمندر میں باقی جہازوں کے درمیان کھڑا ہو گیا۔ اور صبح تین بجے کے قریب تمام قافلہ جو تقریباً ۴۰ جنگی سواری اور کارگو جہازوں پر مشتمل تھا چل پڑا۔ تمام جہازوں کے نظام اور روٹین کے ساتھ چلنے کی کیفیت نہایت عجیب تھی۔

جنگی جہاز اردگرد اور درمیان میں اپنی اپنی جگہ پر اس طرح چل رہے تھے۔ جیسے کہ گڈریے اپنی بھیڑوں کو بھیڑیئے کے حملے سے محفوظ کئے لئے جا رہے ہوں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ قافلے کا ہر جہاز ہر وقت نہ صرف اپنی حفاظت بلکہ اپنے ساتھیوں کی مدد کے لئے بھی تیار ہے۔ سو اس طرح قافلے نے نہایت امن اور ہوشیاری سے سفر کرنا شروع کیا۔ جہاز پر سوار ہوتے ہی ہم کو یہ بتایا گیا تھا۔ اور ہر جگہ اعلانات بھی لگے ہوئے تھے کہ ہر آدمی اپنی اپنی لائف بیلٹ جو ہر ایک کمرے میں لٹکی ہوئی ہے۔ ہر وقت پہنے رکھے۔ حتیٰ کہ کھانے کے کمرے میں بھی علیحدہ نہ کی جائے۔ اور اگر کسی کو پہننی نہ آئے۔ تو فوراً عملہ جہاز کے کسی آدمی سے سیکھ لے۔ دن کو بھی اور رات کو بھی سوتے وقت گرم سے گرم لباس اور لائف بیلٹ اپنے بالکل قریب رکھ کر سوئے۔ اسی طرح ہر ایک کو لائف بوٹ جو ہر وقت سمندر میں اتارنے کے لئے تیار رکھی جاتی تھی کا نمبر اور سیٹ کا نمبر اور فوراً وہاں تک پہونچنے کا رستہ بھی بتا دیا گیا۔ جہاں خطرے کی سات چھوٹی اور ایک لمبی وسل بجنے پر فوراً ہر ایک کا پہونچنا ضروری تھا۔ خطرے کے وقت میں گھبرانے اور بے چین نہ ہونے کی خاص طور پر نصیحت کی جاتی تھی۔ اور یہ بھی کہ لائف بوٹ اتارنے والے سیلروں کی مدد کرنے کی کوشش نہ کی جائے۔ اور نہ ان کے کام میں دخل دیا جائے۔ کیونکہ وہ موقعہ پر مدد کے محتاج نہ ہوں گے۔ اور کہنہ مشق ہیں۔ اگلے دن صبح صبح جب میں اپنے کمرے سے باہر نکل کر اوپر کی چھت پر آیا۔ اور پہلی دفعہ میں نے تمام جہازوں کا نظام سے اور باقاعدہ ہر ایک دوسرے کی نگرانی کرتے ہوئے دیکھا۔ تو فوراً میرے دل میں خیال آیا۔ کہ اے کاش آج دنیا کی قومیں اور خصوصاً وہ قومیں جو آجکل آپس میں برسرپیکار ہیں اس طرح باہمی امداد اور امن و صلح سے اس مادی دنیا کا سفر طے کریں۔ جسطرح یہ جہازوں کا قافلہ آپس میں ہر ایک کو اپنا ساتھی سمجھ کر سفر کر رہا ہے۔

بوٹ ڈرل

اسی دن شام کو بوٹ ڈرل بھی ہوئی۔ تمام مسافروں کو پہلے سے تمام ہدایات دے دی گئی تھیں۔ شام کے قریب جہاز نے خطرے کی سات چھوٹی اور ایک لمبی وسل بجائی۔ جس پر تمام مسافر لائف بیلٹ پہنے ہوئے اپنی اپنی لائف بوٹ کے پاس قطار میں کشتی میں اترنے کے لئے بالکل تیار کھڑے ہو گئے۔ کشتی اتارنے والے بھی اپنی ڈیوٹی پر تیار و حاضر آرڈر کا انتظار کرنے لگے۔ چند منٹ تک یہ نظارہ رہا۔ جو کہ گو ایک مشق تھی۔ مگر ایک مکمل نظام اور سنجیدگی کی وجہ سے حقیقت ہی معلوم ہوتی تھی۔ اور تمام کے مونہہ سے دعائیں نکل رہی تھیں کہ خدا کرے حقیقی نظارہ نہ آئے۔ اس کے بعد کپتان نے بعض افسران کی معیت میں معائنہ کر کے ڈس مس کا حکم دیا۔ اور اسطرح پہلے دن کی مصنوعی مشق ختم ہوئی۔ مگر اس کے بعد بھی ہفتے میں دو بار یہ مشق دوبارہ جاری رہی۔

جہازی قافلہ کا سفر

ہمارا جہاز برابر چھ دن کنوائے سسٹم (قافلے) کے ساتھ چلتا رہا۔ اور خدا کے فضل سے راستے میں کوئی خاص حادثہ پیش نہ آیا سوائے اس کے کہ لورپول سے چلنے کے دو دن بعد ایک جرمنی سب مرین نے بہت دور سے قافلے کے ایک جہاز پر فائر کرنا چاہا۔ مگر وہ جہاز کے کسی حصہ کو لگنے کی بجائے بہت دور پڑا۔ جب یکدم جنگی جہازوں نے اسکا پیچھا کیا۔ اور پھر اسے حملہ کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ اور فوراً پانی میں ڈوب گئی۔ قافلے کے تمام جہازوں کا نہ صرف بحری محکمے کے مرکز سے وائرلیس کے ذریعے مکمل تعلق تھا۔ بلکہ ایک دوسرے کے حالات سے مطلع رہنے کے لئے آپس میں بھی تعلق تھے۔ ہر جہاز پر دن رات سب مرین واچ کا کام ہر وقت جاری رہتا تھا۔ شام ہوتے ہی تمام جہاز پر اندھیرا کر دیا جاتا تھا۔ مسافروں کے کمروں کی کھڑکیاں یا بند کر دی جاتی تھیں۔ یا ایسی قسم کے پردے لٹکا دیئے جاتے تھے۔ جن سے روشنی کا نشان بھی باہر نہ جا سکے۔ جہاز کے تمام بیرونی حصے کا رنگ سلیٹی تھا۔ تاکہ دشمن دور سے نہ دیکھ سکے ہمارے قافلے میں سوائے ایک نارویجن جہاز کے تمام کا رنگ قریباً سمندر کے رنگ سے ملتا جلتا تھا۔ قافلے کے کسی جہاز پر بھی کوئی جھنڈا یا فلیگ وغیرہ نہ لہرایا جاتا تھا۔ سفر سے پہلے تمام اتار دیئے گئے۔ تاکہ دشمن کو دور سے ان کے ذریعہ مدد نہ مل سکے۔ علاوہ جنگی جہازوں کے سواری اور کارگو جہازوں میں بھی ہر ایک پر کم از کم ایک ایک بڑی توپ موجود تھی۔ جس کے چلانے کے لئے چار آدمی ہر وقت حاضر رہتے تھے۔ کئی آدمی ہر وقت ہوائی اور سمندری حملے کے امکان کی وجہ سے دوربینوں کے ذریعے ہر طرف واچ کرتے رہتے تھے۔ جہاز کے کپتان نے مسافروں سے درخواست کی۔ کہ ان میں سے جو اپنا وقت سب مرین واچ کے لئے دے سکتا ہے پیش کرے۔ میں نے بھی اپنا نام پیش کیا۔ اور اپنی باری کے مطابق کام کرتا رہا۔ چھ دن کے بعد ہمارا جہاز قافلے سے علیحدہ ہو گیا۔ کیونکہ زیادہ خطرناک مقامات گزر چکے تھے۔ مگر پھر بھی چونکہ آبی بمبوں کا خطرہ تھا۔ اس لئے جہاز اصل راستے سے ہٹ ہٹ کر سانپ کی چال چلتا رہا۔

جہاز میں تبلیغی گفتگو

راستے میں جہاز پر بعض سیلروں اور مسافروں سے اسلام اور احمدیت اور عیسائیت کے متعلق روزانہ گفتگو ہوتی رہتی۔ چونکہ تمام جہاز میں میں ہی ایک ایسا مسلمان تھا۔ جو اسلامی طریق سے ذبح نہ کیا ہوا ہونے کی وجہ سے گوشت نہ کھاتا تھا۔ اور منتظمین کو ہر وقت پروگرام کے علاوہ میرے لئے خاص کھانا پکانا پڑتا تھا۔ جس میں گوشت نہ ہو۔ اس لئے جہاز میں میری اس بات کا بہت چرچا رہا۔ سؤر نہ کھانے کی کئی لوگوں نے مجھ سے نقصانات اور وجوہ پوچھیں۔ میں نے کہا یہ اس لئے نہیں کھانا چاہیئے۔ کہ حضرت عیسےٰؑ نے کبھی نہیں کھایا تھا۔ اور کہ اس نے ان میں گندی اور بد روحیں ڈال دی ہیں۔ میری کمرہ کے پاس ہی دو عیسائی مشنریوں کا کمرہ تھا ان سے بھی مذہبی گفتگو ہوتی رہتی۔ گوشت کے ذکر پر میں نے ایک پادری سے پوچھا۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام تو فرماتے ہیں کہ میں شریعت کو توڑنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔ اور تورات میں سؤر حرام ہے آپ لوگ کس طرح اس کو جائز قرار دیتے ہیں۔ اور یسوعؑ نے تو اشارۃً بتا بھی دیا کہ یہ گندی چیز ہے۔ اس نے جواباً کہا۔ کہ سؤر کھانے سے ہمیں تو نقصانات کی بجائے فائدے نظر آتے ہیں پھر ہم کیوں نہ کھائیں۔ اور کہ مسیح کے صلیب ہو جانے کے بعد ہم شریعت کے ماتحت نہیں، بلکہ خاص بروح القدس کے ماتحت ہیں اور اس لعنت سے یسوع ہمیں چھڑانے آیا تھا۔

جہاز پر ضلع میرپور کے مسلمان بھی تھے۔ جو ہندوستان واپس جا رہے تھے اور گورنمنٹ کے ملازم تھے۔ بیچارے تمام کے تمام ان پڑھ تھے ان کی ہر طرح سے مدد کرتا رہا۔ ایک دفعہ ان کی کیپٹن سے ملاقات کے وقت ترجمانی کر کے ان کے حالات اسے بتائے۔ اور ان کے کھانے اور رہنے وغیرہ کے متعلق بھی انکی ضروریات وغیرہ کے متعلق ان کے اور افسران کے درمیان ترجمانی کرتا رہا۔

جہاز چلنے کے دوسرے دن ہی میں نے انکو نماز بعض کو باترجمہ اور بعض کو بغیر ترجمے کے سکھانی شروع کی۔ اور اردو انگریزی کا سبق دینا شروع کر دیا۔ جو وہ بڑی دلچسپی اور محنت سے یاد کرتے رہے اکثر کو انکے دستخط اردو میں لکھنے سکھائے۔ اور ان میں سے بعض کی اردو املا کی مشق کیلئے میں نے خاص طور پر جہاز کے افسران سے کچھ کاغذ وغیرہ مانگے۔ جو انہوں نے بڑی خوشی سے مہیا کر دیئے۔ ان کو حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے مختصر حالات سنائے۔ اور باتوں باتوں میں میں نے حضرت اقدس علیہ السلام کے دعوے مہدویت اور نبوت وغیرہ کی تفصیل بھی بتائی۔

جہاز راستے میں ایک فرنچ پورٹ "ڈاکر" نامی پر تقریباً چار گھنٹے کے لئے ٹھہرا۔ گو شہر کافی دور تھا۔ مگر میں اجازت لیکر شہر میں ایک ڈیڑھ گھنٹے کے لئے گیا۔ اور بعض افریقین اور شامیوں سے ملا جو سوائے چند شامیوں کے اور چند افریقین کے جو عربی جانتے تھے سب فرنچ بولتے تھے بعض مسجدیں دیکھیں۔ اور لوگوں کی مذہبی حالت کا مطالعہ کیا۔ وقت کم ہونیکی وجہ سے زیادہ گفتگو کا موقعہ نہ ملا۔

منزل مقصود پر

آخر تقریباً چودہ دن کے سفر کے بعد مارچ کی صبح کو جہاز فری ٹاؤن پہنچا۔ مکرمی الحاج مولوی نذیر احمد صاحب انچارج جماعت فری ٹاؤن کے چند اصحاب پورٹ پر موجود تھے تقریباً پانچ دن فری ٹاؤن میں ٹھہرے۔ میرے آنے کی خبر فری ٹاؤن کے دو روزانہ اخباروں اور ایک ہفتہ وار اخبار میں شائع ہوئی۔ چند دن کے بعد ہم نے روکوپر کا عزم کیا۔ جو ایک گاؤں ہے اور جہاں خدا کے فضل سے کافی جماعت ہے۔ یہاں کی جماعت کے دوست بفضل تعالےٰ اچھے ہیں سکول بھی روز بروز ترقی کر رہا ہے۔ اس سال گورنمنٹ سے گرانٹ ملنے کی امید ہے۔ جماعت کی تربیت اور تبلیغ کا کام شروع کر دیا ہے۔ چند دنوں کے بعد ہم انشاء اللہ دوسری جماعتوں کا دورہ کریں گے۔

درخواست دعاء

یہاں کے حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کے فضل سے ہمیں اس ملک میں بہت جلد نمایاں کامیابی حاصل ہو گی۔ کام بہت ہے کوشش اور محنت کی ضرورت ہے۔ اس لئے اپنے پیارے آقا و مولیٰ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خدمت عالیہ میں اور تمام جماعت کے احباب سے بھی عاجزانہ درخواست کرتا ہوں کہ دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اس ملک میں ہماری خاص مدد فرمائے۔ مکرمی برادرم نذیر احمد صاحب کی صحت درازیٔ عمر اور ترقی درجات کیلئے بھی خاص طور پہ دعا کی جائے۔ انکا یہاں کا کام دیکھ کر نصرت

کوٹ گورایا میں کامیاب مناظرہ

موضع دیوانی وال تحصیل بٹالہ کے قریب ایک گاؤں کوٹ گورایا میں دو تین اشخاص کے تحقیق حق کے لئے خاکسار معہ تین اور احمدیوں کے گیا جب تبلیغ شروع ہوئی تو اہل دیہہ نے کہا۔ کہ ہم ماننیاں کے ایک عالم کو بلا لاتے ہیں۔ تاکہ ان کی وساطت سے باقاعدہ سوال و جواب کے ذریعہ تحقیق حق کی جائے۔ ہم نے کہا بہت اچھا آپ کسی لائق مولوی کو جو آپ کے نزدیک معتبر ہو بلا کر پر امن طریقہ سے تحقیق کرلیں۔ تھوڑی دیر کے بعد ماننیاں کے مولوی فیروز دین صاحب معہ اپنے دو مددگار علماء اور ایک حافظ قرآن اور چالیس پچاس دیگر سید صاحبان کے گھوڑیوں پر سوار آپہنچے ہماری طرف سے وفات مسیح پر گفتگو کرنے کے لئے کہا گیا تو یہ کہتے ہوئے کہ ہمیں حضرت عیسٰی ع کی موت سے کیا تعلق ہم نے ان کی کوئی وراثت تقسیم کرنی ہے انحراف کر گئے۔ اور کہا کہ چلو ہم مان لیتے ہیں کہ وہ فوت ہو گئے ہونگے۔ ہم تو یہ ثابت کرنے آئے ہیں کہ مرزا صاحب مسلمان ہیں یا نہیں۔ آخر لمبی گفتگو کے بعد سامعین کے اصرار پر وہ اجراء نبوت کے موضوع پر مناظرہ کے لئے مجبور ہو گئے۔ فریقین نے اپنے اپنے صدر مقرر کر لئے۔ اور با تفاق رائے لالہ خیراتی مل صاحب بٹالوی کو ٹائم کیپر مقرر کیا۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے مولوی محمد اعظم صاحب مولوی فاضل اور مد مقابل کی طرف سے مولوی فیروز دین صاحب فاضل مدرسہ عثمانیہ مناظر مقرر ہوئے۔ بفضل خدا ہمارے مناظر صاحب نے نہایت عمدگی کے ساتھ عقلاً و نقلاً قرآن شریف سے ثابت کر دیا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضور کی وساطت سے فیض نبوت جاری ہے۔ مگر مد مقابل کے مولوی صاحب قرآنی روشن دلائل کا چار گھنٹہ تک سوائے وقت ٹالنے کے کوئی جواب نہ دے سکے۔ ان کا زور قرآن کے مقابل پر صرف لا نبی بعدی والی حدیث پر رہا۔ حالانکہ شرائط مناظرہ میں صرف قرآن کریم کی آیات پیش کرنے کا فیصلہ ہوا تھا۔ پہلا اجلاس نماز مغرب کی ادائیگی کے لئے بخیر و خوبی ختم ہوا۔ اور سامعین پر نہایت اچھا اثر ہوا۔ بعد نماز مغرب دوسرے اجلاس میں پھر مناظرہ شروع ہوا۔ لالہ خیراتی مل صاحب ٹائم کیپر بٹالہ چلے گئے گھڑی سید صاحبان کے قبضہ میں تھی۔ اس لئے وقت کی تقسیم درست نہ رہی۔ علاوہ ازیں ہمارے مناظر کی تقریر کے دوران میں شور ڈالنا شروع کر دیا گیا۔ آخرکار قرآن و حدیث سے پیش شدہ دلائل کی تاب نہ لا کر راہ فرار نکالی۔ اور مناظرہ چھوڑ کر اسی جگہ اپنا جلسہ شروع کر دیا۔ جس پر میں نے صدر مناظرہ ہونے کی حیثیت سے ان سے خواہش کی کہ ہمیں بھی جلسہ کے اختتام پر جواب دینے کے لئے تھوڑا سا وقت دیا جاتے مگر انہوں نے انکار کر دیا۔ لہذا ہم واپس اپنے گاؤں دیوانی وال آگئے۔ بعد میں مقام مناظرہ پر چالیس کے قریب احراری سرخ قمیص پہنے جھنڈیاں اٹھائے پہنچے۔ مگر احمدیوں کو وہاں نہ پا کر اپنے مخصوص رنگ میں دیوانی وال کے گرد نعرے لگانے شروع کر دیئے۔ وہیں پچیس سید صاحبان بٹالہ روانہ ہیں سنا گیا ہے کہ احرار کے نتیجہ کا انتظار کرتے رہے آخر میں ہم جناب سید محمد علی شاہ صاحب نمبردار ماننیاں کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے دوران مناظرہ میں اپنی طرف سے امن و سکون رکھنے کے لئے انتہائی کوشش صرف کی۔ نیز چوہدری کھیڑا احمد دین چراغ دین ساکنان کوٹ گورایا کا بھی شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ جنہوں نے مناظرہ کے امن اور حسن انتظام کی ذمہ داری اپنے سر اٹھائی اور پچاس کے قریب سامعین اور کچھ گھوڑیوں کے خورد و نوش کا انتظام فرمایا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

کمترین۔ محمد ملک پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دیوانی وال

اعلان تقرر

چونکہ فیض احمد صاحب سابق سکرٹری مال تبدیل ہو کر کیمل پور تشریف لے گئے ہیں۔ لہذا ان کی جگہ پیر عبد الحق صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل کو جماعت احمدیہ سرگودہا کے لئے سکرٹری مال مقرر کیا جاتا ہے۔

ناظر بیت المال۔ قادیان

پتہ مطلوب ہے

محمد شاہ صاحب ولد عبد اللہ شاہ صاحب ساکن اوعیہ تحصیل ریاست بہاولپور جو کہ احمد آباد فارم سندھ میں بھی سکونت اختیار کر چکے ہیں۔ اگر ان کی نظر سے یہ سطور گذریں تو وہ خود اپنے پتہ سے مطلع فرما دیں۔ اگر کسی اور صاحب کو ان کا پتہ معلوم ہو۔ تو وہ دفتر ہذا کو اطلاع دے کر مشکور فرمائیں۔

سکرٹری بہشتی مقبرہ

پیشہ وروں کی ضرورت

ریاست بہاولپور میں ایک احمدی دوست کو جو اپنے گاؤں کے نمبردار ہیں۔ مندرجہ ذیل کارکنان کی ضرورت ہے۔ بے کار دوست جلد از جلد درخواستیں مقامی جماعت کے عہدیداران کی تصدیق کے ساتھ نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔

(۱) لوہار۔ تین ایکڑ زمین ان کے نام انتقال کرا دیں گے۔ یہ زمین جب تک وہاں رہیں گے ان کے نام رہے گی۔ فی گھر ششماہی ۲۵ یا ۳۰ سیر غلہ دیا جائیگا مکان بنانے کے لئے دس مرلہ زمین دی جائے گی۔ باقی جو عام رواجات ہیں۔

(۲) ماشکی جو معاوضہ لوہار کے لئے اوپر درج ہے۔

(۳) ترکھان " " " " } اگر خراس ساتھ لے جائے تو بہت فائدہ ہوگا۔

(۴) رنگاری " " " "

(۵) چوکیدار۔ تین ایکڑ زمین کاشت کے لئے اور ۴۸ روپے ششماہی تنخواہ دی جائے گی۔ مکان بنانے کے لئے دس مرلہ زمین۔

ناظر امور خارجہ۔ قادیان

ضرورت

ایک کمپنی میں تجربہ کار موٹر ڈرائیورز۔ میکینکس اور فٹرز کی ضرورت ہے۔ خواہش مند احباب درخواستیں مقامی عہدیداران کی تصدیق کے ساتھ معہ نقول سرٹیفکیٹس جلد از جلد نظارت ہذا میں ارسال فرمائیں۔

ناظر امور عامہ۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۲۸ مئی۔ آج جرمن طیاروں نے جنوب مشرقی انگلستان پر حملے کئے اور بمباری کی کوشش کی۔ مگر طیارہ شکن توپوں کی گولہ باری سے گھبرا کر بھاگ گئے۔

پیرس ۲۸ مئی۔ فرانس کے غیر ملکی سفراء میں بہت سی تبدیلیاں کی گئی ہیں

برلن ۲۸ مئی۔ سابق قیصر جرمنی کا پوتا پرنس ولہلم مغربی محاذ پر جنگ میں لڑتا ہوا مارا گیا۔ وہ ایک پیدل فوج میں لیفٹیننٹ تھا۔

برلن ۲۸ مئی۔ ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ شاہ بلجیم اور ان کی فوجوں کے ساتھ وہی سلوک کیا جائیگا۔ جو جنگ میں بہادری سے لڑنے والے سپاہیوں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

لنڈن ۲۸ مئی۔ ملک معظم کے چچازاد بھائی لارڈ فریڈرک جو فرانس میں برطانی ہوائی فوج سے تعلق رکھتے تھے۔ کچھ عرصہ سے لاپتہ ہیں۔

کلکتہ ۲۸ مئی۔ حکومت ہند نے ملک کی تجارتی جماعتوں کو لکھا ہے۔ کہ ریلوے کے کرایہ میں ساڑھے بارہ فی صدی کا جو اضافہ کیا گیا تھا۔ اسے منسوخ کر دیا جائے گا۔

لنڈن ۲۹ مئی۔ بلجیم میں اتحادی فوجیں شمال میں اس جگہ مورچے قائم کرنے کی کوشش کر رہی ہیں جو بلجیم فوجوں کے ہتھیار ڈالنے کی وجہ سے خالی ہو گیا ہے۔ فرانسیسی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ہماری فوجیں زبردست حملوں کا ڈٹ کر مقابلہ کر رہی ہیں۔ اور اپنے مورچوں کو دوبارہ ترتیب دینے کی کوشش میں ہیں۔ کل دن اور رات میں دشمن کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔ اور سوم اور این کے علاقوں میں فرانسیسیوں کو کئی مقامات پر کامیابی ہوئی۔ این کے مشرق میں کل رات کوئی خاص کارروائی نہیں ہوئی۔ بلجیم اور فرانس کے مغربی محاذ پر اب بھی نمیں میل کے قریب علاقہ اتحادیوں کے قبضہ میں ہے۔ جرمن ہائی کمانڈ نے دعویٰ کیا ہے۔ کہ ڈنکرک کے بازوؤں میں لڑائی ہو رہی ہے۔

لنڈن ۲۹ مئی۔ بلجین گورنمنٹ نے بلجین کانگو کے گورنر جنرل کو مطلع کیا ہے کہ بادشاہ کے ہتھیار ڈالنے کی پرواہ نہ کریں۔ بلجیم تاحال جرمنی سے جنگ کر رہا ہے۔ اور فرانس کی صفوں کے پیچھے نئی بلجین فوج ترتیب دی جا رہی ہے

حکومت آسٹریلیا فوج کی امداد کے لئے اور دستے تیار کر رہی ہے۔ اور وہ عنقریب اور ہوا باز بھیجے گی۔ جو پوری ٹریننگ لے چکے ہونگے۔ کینیڈا میں ۵۰ ہزار فوج اور بھرتی کی جائیگی۔ نیوزی لینڈ نے ایک جنگی کونسل بنائی ہے جس میں سب پارٹیوں کے نمائندے شامل ہیں۔ ریاست ٹراونکور نے اپنی تمام فوج کی خدمات حکومت برطانیہ کے سپرد کر دی ہیں۔ والی ریاست رام گڑھ نے پچاس ہزار روپیہ وار فنڈ میں دیا ہے۔

دہلی ۲۹ مئی۔ حکومت ہند نے چند روز ہوئے غیر ملکوں سے آنے والی ۶۸ اشیاء کی درآمد پر پابندیاں عائد کر دی تھیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ منگوائی ہی نہیں جا سکتیں۔ ان کے لئے بیوپاری بڑی آسانی سے لائسنس حاصل کر کے منگا سکتے ہیں۔

لنڈن ۲۹ مئی۔ برطانیہ کے سمندری محکمہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ ناروے میں اتحادی فوجوں نے ناروک پر قبضہ کر لیا۔ یہ قبضہ کل رات ہوا۔ شہر کے مشرق میں دو گاؤں بھی اتحادیوں کے قبضہ میں آ گئے ہیں۔ جرمن ہائی کمانڈ نے مان لیا ہے۔ کہ یہ خبر صحیح ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ اس فتح میں اتحادی طیاروں نے بہت بڑا حصہ لیا ہے۔ کل رات دشمن کے بہت سے ہوائی جہاز تباہ کر دیئے گئے۔

لنڈن ۲۹ مئی۔ برطانیہ کی جو فوجیں بلجیم اور شمالی فرانس میں لڑ رہی ہیں۔ وہ صحیح سلامت ہیں۔ اور وہ باقاعدہ ترتیب کے ساتھ ساحل کی طرف آ رہی ہیں ان کو واپس بلانے کی پوری پوری کوشش کی جا رہی ہے۔ یہ فوجیں برطانیہ کی ان فوجوں کا جو فرانس میں ہیں۔ ایک حصہ ہیں۔ ایک فرانسیسی اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ ہماری فوجیں شمالی فرانس میں دشمن کے حملوں کا بڑی بہادری سے مقابلہ کر رہی ہیں۔

برطانیہ کے فوجی حلقوں کی رائے ہے کہ اگرچہ افواج بلجیم کا ہتھیار ڈال دینا بہت خطرناک ہے۔ مگر اس کی ذمہ داری فوجوں پر نہیں۔ لڑائی کے آغاز میں ان فوجوں کی تعداد آٹھ لاکھ تھی۔ مگر اب صرف تین لاکھ رہ گئی ہے دشمن کو بھی قریباً اتنا ہی نقصان برداشت کرنا پڑا ہے۔ مسٹر چرچل اور مسٹر ڈف کوپر کی رائے ہے۔ کہ تمام حالات معلوم کئے بغیر شاہ لیوپولڈ کو اس کے لئے مطعون کرنا مناسب نہیں۔

واشنگٹن ۲۹ مئی۔ امریکہ کی جمہوریت کی آئندہ صدارت کے ایک امیدوار نے تجویز پیش کی ہے۔ کہ مسٹر کارڈل ہل کھلے طور پر اتحادیوں سے دریافت کریں۔ کہ امریکہ سوائے فوجیں بھیجنے کے اس لڑائی میں ان کی کیا مدد کر سکتا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ برطانیہ اور فرانس ہٹلر کے امریکہ پر حملہ کا پہلا مورچہ ہیں۔ اور امریکہ کو چاہیئے۔ کہ لڑائی میں کودے بغیر اس مورچہ کو مضبوط کرے۔

دہلی ۲۹ مئی۔ وائی۔ ایم سی اے ایک دستہ تیار کر رہی ہے۔ جو مصر میں جا کر ہندوستانی فوجوں کی خدمت کرے گا۔ اس ایسوسی ایشن نے گذشتہ جنگ میں بھی مصر فلسطین۔ مشرقی افریقہ اور فرانس میں ایسے دستے بھیجے تھے

لنڈن ۲۹ مئی۔ جب سے لڑائی شروع ہوئی ہے۔ مصر ۳۴ لاکھ روپیہ کا مال ہندوستان سے منگوا چکا ہے اور ۳۴ لاکھ سے زیادہ کے اور آرڈر آئے ہوئے ہیں۔

حکومت ہند نے یہ انتظام کیا ہے کہ غیر جانبدار ممالک کو ہندوستان سے جو مال بھیجا جاتا ہے۔ وہ دشمن کو نہ پہنچ سکے اس لئے یہ حکم دیا گیا ہے کہ آئندہ جو بیوپاری کوئی مال غیر ممالک کو بھیجیں وہ ساتھ ایک تحریری بیان داخل کریں کہ یہ مال کہاں کہاں بھیجا جا رہا ہے۔ ۱۵ جون کے بعد جو بیوپاری ایسا بیان پیش نہیں کر سکیں گے۔ انہیں مال بھیجنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

لنڈن ۲۹ مئی۔ جرمنوں نے اب یہ پروپیگنڈا شروع کر دیا ہے کہ امریکہ کے جہاز "پریذیڈنٹ روزویلٹ" کو کوئی حادثہ پیش آ جائے گا۔ تا اس کی ذمہ داری دوسروں پر ڈالی جا سکے یہ جہاز آئرلینڈ آ رہا ہے۔ تا جو امریکن یورپ سے امریکہ جانا چاہیں انہیں لے جائے۔ لڑائی کے شروع میں ایک جرمن آبدوز نے جب جہاز ایتھینیا کو ڈبویا۔ تو پروپیگنڈا یہ شروع کر دیا۔ کہ یہ جہاز چرچل نے ڈبویا ہے حالانکہ وہ اس وقت برطانوی حکومت کے ممبر بھی نہ تھے۔

بلجیم اور شمالی فرانس میں جس طرح لڑائی ہو رہی ہے۔ اس نے دوبارہ انگلستان میں برطانیہ کے بحری بیڑے کو اہمیت دیدی ہے۔ جرمنی کا دعویٰ تھا کہ ان کی ہوائی طاقت نے برطانیہ کو سمندر کی ملکہ نہیں رہنے دیا۔ لیکن یہ دعویٰ بالکل غلط ہے۔ جرمنی کے بمبار ہوائی جہاز آج تک برطانیہ کا ایک بھی بڑا جنگی جہاز غرق نہیں کر سکے بعض معمولی جہازوں کا نقصان ہوا ہے۔ مگر اس سے زیادہ نئے بنا لئے گئے ہیں۔ اب بھی امید کی جاتی ہے کہ اتحادی بحری بیڑے انگلش چینل کی لڑائیوں میں بھاری کام کریں گے۔ جیسا کہ دو دن کی لڑائی میں کر چکے ہیں۔ جرمن جب یہاں داخل ہوئے تو جنگی جہاز فوراً بندرگاہ میں پہنچ گئے۔ اور بہت سے پلوں اور اہم مقامات کو گولہ باری کر کے تباہ کر دیا

وصیتیں

نمبر ۵۶۰۶ منکہ عبدالرحیم بٹ ولد میاں محمد بخش قوم بٹ ساکن نیا محلہ جہلم حال دارالسلام ٹانگانیکا بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۵/۴ ۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری کوئی جائیداد نہیں۔ میرا گزارہ میری ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۵۰/۰ شلنگ کے قریب ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ جو ماہوار ادا کروں گا۔ انشاءاللہ اور یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ بوقت وفات جو بھی ترکہ یا جائیداد وغیرہ ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ والسلام العبد عبدالرحیم بٹ احمدی

گواہ شد فضل کریم لون گواہ شد شیخ مبارک احمد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مشرقی افریقہ۔

نمبر ۵۶۰۸ منکہ محمد الدین ولد میاں امیر بخش قوم راجپوت عمر ۶۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۷ء ساکن سیالکوٹ حال شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۴/۳ ۱۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ ایک عدد مکان پختہ یک منزلہ بحدود اربعہ ذیل مشرق گلی مغرب گلی شمال مکان صوبیدار میجر فتح سنگھ مرحوم جنوب مکان کرم الٰہی مرحوم واقعہ شہر سیالکوٹ محلہ ٹبہ متصل مسجد خام مالیتی تخمیناً چار ہزار روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور یہ مکان میری خود پیدا کردہ جائیداد ہے اور بلا شرکت غیرے ہے۔

العبد محمد الدین ولد میاں امیر بخش بقلم خود۔

گواہ شد حاکم دین ایڈووکیٹ۔ گواہ شد حکیم محمد عبدالجلیل